ماڈیول نمبر2				سبق نمبر14: مخدوم محی الدین		
		زبان کی مہارتیں				
سبق نمبر	سبق کا نام	سننا بولنا	پڑھنا	لکھنا	اصناف قواعد اسلوب	سرگرمیاں عملی کام
14	مخدوم محی الدین	نئے الفاظ اور محاوروں کا گفتگومیں استعمال	نظم: چاند تاروں کا بن	تشریح وضاحت سوالات کے جوابات	مرکب الفاظ، تشبیہ، استعارہ اور اسلوب	نظم کا مطالعہ کرنا

صنف کا تعارف:

نظم شاعری کی اس صنف کو کہتے ہیں جس میں کسی خاص موضوع پر ایک مسلسل خیال کو بیان کیا جاتا ہے۔ نظم میں ایک سے زیادہ موضوعات بھی ہو سکتے ہیں۔ تاہم یہ سب ایک بنیادی موضوع کے تحت ہوتے ہیں۔ نظم کا ایک مرکزی خیال ہوتا ہے جس کے گرد پوری نظم کا تانا بانا بنا ہوتا ہے۔ خیال کا ارتقاء نظم کی ایک خصوصیت ہے۔

شاعر کا تعارف:

مخدوم محی الدین 3 فروری 1908 کو حیدرآباد دکن کے ایک گاؤں میدک میں پیدا ہوئے۔ مخدوم نے 1937 میں عثمانیہ سے ایم.اے کیا۔ اور سٹی کالج میں لیکچرر مقرر ہو گئے۔ مخدوم کا مزاج انقلابی تھا، اس لیے ملازمت سے جلد مستعفی ہوگئے اور کمیونسٹ پارٹی مستقل طور پر قبول کرلی اس کے بعد حیدرآباد میں انجمن ترقی پسند مصنفین کی بنیاد قائم کی۔
مخدوم کی شاعری میں حرکت و عمل خوب نظر آتا ہے۔ سیاسی مزاج رکھنے کی وجہ سے مخدوم کی شاعری میں انقلاب اور رومان کا خوبصورت سنگم ہے۔ مخدوم نے غزلیں اور نظمیں دونوں لکھی ہیں۔ ان کی نظموں میں بھی غزل کا رنگ دکھائی دیتا ہے۔

سمجھنے کی باتیں:

نصاب میں شامل مخدوم کی نظم آزاد نظم ہے۔ چونکہ آزاد نظم میں قافیے کی پابندی نہیں ہوتی اور مصرعے بھی برابر کے نہیں ہوتے یعنی نظم کے بندھے ٹکے اصولوں کی پابندی نہیں ہوتی ہے۔

نظم کا خلاصہ:

* نظم کے پہلے بند میں شاعر نے بتانے کی کوشش کی ہے کہ ہمارے ملک ہندوستان کو آزادی آسانی سے نہیں ملی ہے۔ بہت مصیبت جھیل کر قربانیاں دے کر، موم کی طرح جسموں کو پگھلا کر یہ آزادی حاصل کی ہے۔

* دوسرے بند میں شاعر نے یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ تمام تر قربانیوں کے بعد جب آزادی حاصل ہوئی تو ہمارا ملک دو حصوں میں تقسیم ہو گیا۔ تقسیم وطن سے جو

قتل و غارت گری کے باعث خون کی ندیاں بہہ گئیں اور جو آزادی کی خوشی تھی وہ غم میں بدل گئی اس لیے شاعر کہتا ہے کہ جس آزادی کی ہم نے تمنا کی تھی یہ وہ نہیں ہے۔

* شاعر تیسرے اور آخری بند میں کہتا ہے کہ تقسیم سے قتل و غارت گری ہوئی اور اس کا دل خون میں نہا گیا، مگر پھر ہمت کرکے اٹھتا ہے اور ہندوستانیوں کو آواز دیتا ہے کہ جو ہونا تھا ہوگیا اب ہم سب مل کر پھر سے اپنے ملک کو ٹھیک کریں گے اور اسے ترقی کی راہوں پر لے جائیں گے۔

خاص باتیں:

یہ پوری نظم استعارے میں لکھی گئی ہے ایسی نظم کو علامتی کہا جاتا ہے۔
صبح و دم آزادی کی صبح کا استعارہ ہے۔
استعارے کی خوبی یہ ہوتی ہے کہ اس میں تشبیہ کا رشتہ تو موجود ہوتا ہے لیکن جس کو تشبیہ دی جاتی ہے اس کا ذکر نہیں ہوتا۔

اپنی جانچ آپ کیجئے:

متن پر مبنی سوالات:

* صبح دم کس کا استعارہ ہے؟

[ ] آزادی کا
[ ] غلامی کا
[ ] ناکامی کا

مختصر جواب والا سوال:

اس نظم کا عنوان 'چاند تاروں کا بن' کیوں رکھا گیا ہے؟

طویل جواب والا سوال:

اس نظم میں ہندوستانیوں کو کیا پیغام دینے کی کوشش کی گئی ہے؟

****